۱۸ رمضان المبارک ۱۴۳۹ھ کو بعد نمازِ عصر ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط:173)

اچھے بچوں کی خصوصیات

- اذان میں انگوٹھے چومنا کیسا؟ 03
- فضول سوال کرنا کیسا؟ 07
- کسی کے تجسس میں پڑنا کیسا؟ 08
- آنکھیں بند کر کے دعا مانگنا کیسا؟ 09

ملفوظات:
شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اچھے بچوں کی خصوصیات[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۹ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے لیے پاکیزگی کا باعث ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب !   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اچھے بچوں کی خصوصیات

سوال: اچھے بچوں کی خصوصیات کیا ہیں؟ (چھوٹی بچی، زینب بنتِ رحمت اللہ)

جواب: اچھے بچے وہ ہوتے ہیں جو اپنے ماں باپ کی خدمت کرتے اور ان کی ہر جائز بات مانتے ہیں۔ قرآنِ پاک پڑھتے ہیں، سات سال کے ہوں تو نماز پڑھتے، روزہ رکھتے اور اللہ اللہ کرتے رہتے ہیں۔ بہن بھائیوں سے نہیں لڑتے۔ ماں باپ سے چوری چُھپے کوئی چیز کھاتے نہیں اور گھر میں جو کھانا پکا ہوتا ہے وہی کھاتے ہیں۔ وقت پر سوتے، وقت پر اُٹھتے اور اپنے بستر کو خود تہ کر کے رکھتے ہیں۔ چیزوں کو اِدھر اُدھر رکھ دینے کے بجائے ہر چیز کو اپنی صحیح جگہ پر رکھتے ہیں۔ کسی سے کوئی بھی چیز مانگ کر نہیں کھاتے۔ جو اچھے بچے نہیں ہوتے وہ والدین سے چوری چُھپے چیزیں کھا پی لیتے ہیں، یہاں تک کہ گھر میں رکھا ہوا فرش کو صاف کرنے والا کیمیکل شربت سمجھ کر پی جاتے ہیں جس سے والدین کو بھی سخت پریشانی میں ڈال دیتے ہیں۔

---

1 ...... یہ رِسالہ ۱۸ رَمَضانُ المبارک ۱۴۴۱ھ بمطابق 12 مئی 2020 کو بعد نمازِ عصر ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَة کے شعبہ "ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت)

2 ...... مسندِ ابی یعلٰی، ما اسندہ شھر بن حوشب عن ابی ھریرۃ، ۵/۴۵۸، حدیث: ۶۳۸۳۔

www.dawateislami.net

بچوں کی اچھی تَربیت کرنی چاہیے

سوال: جس گھر میں بچوں کے چچا اور ماموں فیملی کے ساتھ رہتے ہیں ایسے گھر میں ماں باپ اپنے بچوں کی تَربیت مدنی ماحول کے مُطابق کس طرح کریں؟ نیز گھر کے بڑے اَفراد بچوں کی تَربیت کرنے میں رُکاوٹ بھی بنتے ہوں تو اِس صورت میں کیا حکمتِ عملی اِختیار کرنی چاہیے؟

جواب: ماں باپ نے اَولاد کی تَربیت تو ہر صورت میں کرنی ہے۔ موقع کی مُناسبت سے حکمتِ عملی اِختیار کرتے ہوئے پہلے گھر کے اَفراد کو مدنی ماحول سے مُتأثر کیا جائے مثلاً ان سے اچھے اَخلاق سے میل جول رکھنا، نظریں جھکا کر دھیمی آواز میں بات کرنا اور ان کی بات توجہ سے سننا وغیرہ۔ اِس طرح کرتے رہنے سے وہ خود ہی سوچنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ جب سے اسے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ملا ہے تب سے یہ بااَخلاق ہو گیا ہے، یہ پہلے ہم سے تُو تُکار سے بات کرتا تھا اور اب "آپ" کہہ کر بات کرتا ہے، پہلے "ہاں آیا" کہتا تھا اور اب "جی لبیک" کہہ کر جواب دیتا ہے، پہلے ہم سے منہ چڑھا کر بات کیا کرتا تھا اور اب مسکرا کر بات کرتا ہے۔ یہ بچوں کو بھی اپنی طرح بااَخلاق بنانا چاہتا ہے، یہ خیال جب گھر کے بڑوں کے ذہن میں آئے گا تو گھر والے بچوں کی تربیت کرنے میں رُکاوٹ نہیں بنیں گے۔ بعض گھر ہوتے ہیں کہ وہاں کے بڑے بچوں کی تربیت میں رُکاوٹ بنتے ہیں اور اپنی مَن مانی کرواتے ہیں انہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

دُکھتی آنکھ کا پانی ناقضِ وُضو ہے

سوال: کیا آنکھ سے نکلنے والا پانی وُضو توڑ دیتا ہے؟

جواب: دُکھتی آنکھ سے نکلنے والا پانی ناپاک ہوتا ہے اور یہ وُضو توڑ دیتا ہے۔[1] البتہ خوفِ خدا کے باعث، پیاز کاٹنے کے سبب اور آنکھ میں مٹی وغیرہ پڑ جانے کے سبب آنکھوں سے نکلنے والا پانی وُضو کو نہیں توڑتا۔

وُضو کی نیّتیں

سوال: وُضو کرتے وقت کیا کیا نیّتیں کی جا سکتی ہیں؟

---

1 ......درمختار، کتاب الطهارة، مطلب: فی ندب مراعاة الخلاف اذا لم یرتکب مکروه مذهبه، ۱/۳۰۵۔

www.dawateislami.net

جواب: وُضو کرنے سے پہلے یہ نیّتیں کرنا بہتر ہے کہ ”میرے گناہ جَھڑ جائیں گے اِس نیّت سے وُضو کروں گا، بے وُضوئی دُور کرنے کے لیے وُضو کروں گا، اللہ پاک کی رضا کے لیے وُضو کروں گا، اَحکامِ خُداوندی بجالاؤں گا۔“ وُضو کے بعد تَری باقی رکھنی چاہیے کہ اسے میزان میں تولا جائے گا۔[1] وُضو سے پہلے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم پڑھ لینی چاہیے کہ وُضو سے پہلے اللہ پاک کا نام لینا سنّتِ مؤکدہ ہے۔[2] یوں ہی وُضو سے پہلے مسواک بھی کرنی چاہیے، اِس کی بھی نیّت کی جاسکتی ہے کہ قرآنِ پاک کی تلاوت اور ذِکرِالٰہی کرنے کی نیت سے مسواک کروں گا۔[3]

اذان میں انگوٹھے چومنا کیسا؟

سوال: کیا اذان دینے والا شخص اذان دیتے وقت ”اَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوۡلُ اللّٰه“ پر اپنے انگوٹھے چوم سکتا ہے؟

جواب: مؤذن اذان دیتے وقت اپنے انگوٹھے چومے گا ایسا کہیں پڑھا نہیں ہے، البتہ اذان سننے والے کے لیے انگوٹھے چومنا مستحب ہے۔[4]

---

1 ......ترمذی، ابواب الطھارۃ، باب ماجاء فی المندیل بعد الوضوء، ۱/۱۱۹، حدیث: ۵۴۔

2 ......حلبی کبیر، سنن الوضوء، ص۲۱۔

3 ......احیاء العلوم، کتاب اسرار الطھارۃ، القسم الثانی فی طھارۃ الاحداث، ۱/۱۸۲۔ احیاء العلوم، (مترجم): ۱/۴۱۶۔

4 ......علامہ ابنِ عابدین شامی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ فرماتے ہیں: مستحب یہ ہے کہ جب اذان سننے والا پہلی شہادت سنے تو کہے: صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اور جب دوسری سُنے تو دونوں انگوٹھے اپنی دونوں آنکھوں پر لگانے کے بعد کہے: قَرَّتْ عَيْنِيْ بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ پھر یہ کہے: اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ تو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم جنّت کی طرف اس کے قائد ہوں گے جیسا کہ کنز العباد اور الفتاوی الصّوفیۃ میں ہے اور کتابُ الفردوس میں ہے کہ جس نے اذان میں اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ سننے کے بعد اپنے دونوں انگوٹھوں کو بوسہ دیا تو جنّت کی صفوں میں، میں اس کا قائد اور داخل کرنے والا ہوں گا۔ (ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب فی کراھۃ تکرار الجماعۃ فی المسجد، ۲/۸۴) حضرتِ سَیِّدُنا شیخ ابو طالب مکی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عیینہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار 10 محرم الحرام کو رَسُولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے بعد مسجدِ نبوی میں ایک ستون کے قریب تشریف فرما ہوگئے۔ حضرتِ سَیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کے برابر بیٹھے تھے۔ مؤذنِ رسول حضرتِ سَیِّدُنا بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے اذان دینا شروع کی اور جب انہوں نے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰه کہا تو حضرتِ سَیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے اپنے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کو اپنی دونوں آنکھوں پر رکھا اور کہا: قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه! جب حضرتِ سَیِّدُنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اذان دے چکے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اے ابوبکر! جو شخص ایسا کرے جیسا تم نے کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ بخش دے گا۔ (تفسیر روح البیان، پ۲۲، الاحزاب: ۵۶، ۷/۲۲۹)

www.dawateislami.net

نماز کی فرضیت کا اِنکار کُفر ہے

سوال: اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ ”فرض نماز زندگی میں ایک بار پڑھی جاتی ہے بار بار نہیں پڑھی جاتی“ تو ایسے شخص کے لیے شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب: ”فرض نماز زندگی میں ایک بار پڑھی جاتی ہے بار بار نہیں پڑھی جاتی“ یہ جملہ بہت سخت ہے، نہیں کہنا چاہیے۔ اگر اس جملے سے کہنے والے کی مُراد یہ ہے مثلاً کسی نے مغرب کی نماز ادا کر لی ہے، بعد میں کسی نے مغرب کی نماز کا کہا کہ نماز پڑھ لو، تب یہ جملہ کہا تو سمجھ میں آتا ہے۔ (اس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں، جو نماز پڑھنا ضَروری نہیں سمجھتے، وہ صرف دِن کی ایک نماز پڑھ کر یہ جملہ کہہ دیتے ہیں کہ نماز تو اللہ پاک تک پہنچنے کا ذَریعہ ہے، وہ تو ہم دِن کی ایک نماز کے ذَریعے پہنچ گئے ہیں۔ ایسے لوگوں کو کیسے سمجھایا جائے گا؟ (امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) اللہ پاک کا سب سے زیادہ قُرب پانے والی ذات حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہے، ان سے زیادہ اللہ پاک کے قریب اور کون ہو سکتا ہے؟ حالانکہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بھی پانچ نمازیں پڑھنا فرض تھیں۔[1] ہر عاقل بالغ مسلمان پر دِن میں پانچ وقت کی نماز پڑھنا فرض ہے۔[2] اگر کوئی نماز کی فرضیت کا اِنکار کرے گا تو وہ دائرۂ اِسلام سے ہی خارج ہو جائے گا۔[3]

1 ...... سیّد المعصومین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم رات، رات بھر عبادات و نوافل میں مشغول اور کارِ اُمّت کے لیے گریاں و ملول رہتے، نماز پنجگانہ تو حضور پر فرض تھی ہی نمازِ تہجد کا ادا کرنا بھی حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم پر لازم بلکہ فرض قرار دیا گیا جب کہ اُمّت کے لیے وہی سنّت کی سنّت ہے۔ حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے عرض کیا گیا کہ کچھ لوگ زُعم کرتے ہیں کہ احکامِ شریعت تو وصول کا ذَریعہ تھے اور ہم واصل ہو گئے یعنی اب ہمیں شریعت کی کیا حاجت؟ فرمایا: ”وہ سچ کہتے ہیں، واصل ضرور ہوئے مگر کہاں تک؟ جہنم تک۔ چور اور زانی ایسے عقیدے والوں سے بہتر ہیں۔ اگر ہزار برس جیوں تو فرائض وواجبات تو بڑی چیز ہیں، جو نوافل و مستحبات مقرر کر دیئے ہیں بے عذرِ شرعی ان میں کچھ کم نہ کروں۔“ تو خلق پر تمام راستے بند ہیں مگر وہ جو رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے نشانِ قدم کی پیروی کرے۔ (فتاویٰ رضویہ، ٢٩/ ٣٨٩)

2 ...... دُرِّ مختار، کتاب الصلاۃ، ٢/ ٦۔

3 ...... دُرِّ مختار، کتاب الصلاۃ، ٢/ ٨۔

روزہ دار کا Drip لگوانا کیسا؟

سوال: کیا Drip لگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ؟

جواب: Drip اور انجکشن لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اِسی طرح خون دینے اور چڑھانے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔[1]

دَورانِ طواف باتیں کرنا کیسا؟

سوال: بعض لوگ طواف کے دَوران موبائل پر گھر والوں سے بات کر رہے ہوتے ہیں کیا ان کا ایسا کرنا دُرست ہے ؟

جواب: طواف کرنا عبادت ہے۔ اِس میں تو بندگانِ خدا کو رو رو کر دُعائیں مانگنی چاہئیں اور پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھنا چاہیے۔ دَورانِ عبادت موبائل اِستعمال کرنا دُرُست نہیں ہے۔ اگر گھر والوں سے دَورانِ طواف بات کریں گے تو عبادت میں دِل کیسے لگے گا! عبادت تو یکسوئی سے کی جاتی ہے، اگر اس میں بھی دُنیاداری لائیں گے تو عبادت کا نور کیسے حاصل ہو گا؟ ہاں اگر دَورانِ طواف کوئی شرعی مسئلہ معلوم کرنے کی حاجت پڑ گئی ہے تو وہ کسی عالِمِ دِین سے پوچھا جاسکتا ہے۔[2]

علاج کے نام پر کھانے پینے کی چیزوں کو ضائع کرنا کیسا؟

سوال: بعض عامل حضرات اپنے پاس آنے والے مَریضوں کا اِس طرح علاج کرتے ہیں کہ ”کالی مُرغی کی گردن کاٹ کر کچرے میں ڈال دو، گائے کا کچا دِل مریض کے سینے پر لگا کر کچرے میں ڈال دو، انڈوں کو کچرے میں پھینک دو“ اور یہ شرط لگاتے ہیں کہ واپس پیچھے مُڑ کر نہیں دیکھنا، اگر پیچھے مُڑ کر دیکھو گے تو آپ کا مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ سوال یہ ہے کہ کیا علاج کے نام پر اس طرح کھانے کی چیزیں پھینکوانا دُرست ہے ؟

جواب: وہ عملیات جو شریعت کے مُطابق ہوں وہ دُرُست ہیں اور جو عملیات شریعت کے مُطابق نہ ہوں وہ ناجائز ہیں۔ کھانے پینے کی چیزوں کو ضائع کرنا گناہ کا کام ہے۔ معلوم نہیں عامل لوگ کہاں سے اِس طرح کے علاج نکال لاتے ہیں، جس میں کھانے پینے کی چیزوں کو پھینکنا ہوتا ہے۔ غریب لوگوں کو یہ چیزیں کھانے کے لیے نہیں مل رہی ہوتیں اور عامل لوگ

---

1 ...... فتاویٰ اہلسنّت (قسط 9)، ص ۹ تا ۱۱۔ 2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۰ / ۷۴۵۔

www.dawateislami.net

ان چیزوں کو کچرے میں ڈلوارہے ہوتے ہیں۔ بسا اوقات عورتیں بھی اس طرح کے علاج کر رہی ہوتی ہیں، اللہ پاک بہتر جانتا ہے کہ واقعی عاملہ ہوتی ہیں یا ان پر کسی جن کا سایہ آجاتا ہے تو وہ اس طرح بابا بن کر لوگوں کا علاج کر رہی ہوتی ہیں۔

دِینِ اِسلام میں حدیثِ پاک کی اَہمیت

سوال: دِینِ اِسلام میں اَحادیثِ مُبارکہ کی کیا اَہمیت ہے؟ (غلام مرتضیٰ، منڈی بہاء الدین)

جواب: دِینِ اِسلام میں اَحادیثِ مُبارکہ کی بہت اَہمیت ہے۔[1] قرآنِ پاک کو سمجھنا اَحادیثِ مُبارکہ پر مَوقوف ہے مثلاً قرآنِ پاک میں نماز کی فرضیت کا بیان ہے جبکہ فرائض، وِتر اور دِیگر واجبات کی جو رَکعتیں ہم پڑھتے ہیں، ان کا ثبوت اور پڑھنے کا طریقہ اَحادیثِ مُبارَکہ میں ہے۔

بغداد میں کتنے مزارات ہیں؟

سوال: بغداد شریف میں کتنے مزارات ہیں؟

جواب: بغداد بہت بڑا شہر ہے، وہاں کے مزارات کو شمار کرنا مشکل کام ہے، لوگ مُردم شماری تو کرتے ہیں لیکن مزارات کو کوئی شمار نہیں کرتا۔ بغداد شریف میں بہت بڑے بڑے قبرستان ہیں مثلاً زبیدہ قبرستان، الغزالی قبرستان وغیرہ وغیرہ۔

---

1 ...... اِسلام میں کَلَامُ اللہ (قرآن) کے بعد کلامِ رَسُوْلُ اللہ (حدیث) کا دَرجہ ہے۔ کیوں نہ ہو کہ اللہ کے بعد رَسُوْلُ اللہ کا مَرتبہ ہے۔ قرآن گویا لیمپ کی بتی ہے اور حدیث اس کی رَنگین چمنی، جہاں قرآن کا نور ہے وہاں حدیث کا رنگ ہے۔ قرآن سمندر ہے حدیث اس کا جہاز، قرآن موتی ہیں اور مَضامینِ حدیث ان کے غوّاص، قرآن اِجمال ہے حدیث اس کی تفصیل، قرآن رُوحانی طعام ہے حدیث رَحمت کا پانی کہ پانی کے بغیر نہ کھانا تیار ہو نہ کھایا جائے، حدیث کے بغیر نہ قرآن سمجھا جائے نہ اُس پر عمل ہو سکے۔ قدرت نے ہمیں داخلی خارجی دو نوروں کا محتاج کیا ہے۔ نورِ بصر کے ساتھ نورِ قمر وغیرہ بھی ضَروری۔ اندھے کے لیے سورج بے کار، اندھیرے میں آنکھ بے فائدہ۔ ایسے ہی قرآن گویا سورج ہے حدیث گویا مومن کی آنکھ کا نور یا قرآن ہماری آنکھ کا نور ہے اور حدیث آفتابِ نبوت کی شعاعیں، کہ ان میں سے اگر ایک بھی نہ ہو تو ہم اندھیرے میں رہ جائیں۔ اِسی لیے ربُّ العٰلمین نے قرآن کو کتاب فرمایا اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو نُور۔ ﴿قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِیْنٌ﴾ (پ٦، المآئدۃ: ١٥۔ ترجمہ کنزالایمان: بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا۔) یقین کرو کہ کتابُ اللہ خاموش قرآن ہے اور رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی زندگی شریف بولتا ہوا قرآن۔ وہ قال ہے یہ حال۔ حضور کی ہر ادا قرآنی آیات کی تفصیل ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ١/ ٢)

www.dawateislami.net

فضول سُوال کرنا کیسا؟

سوال: سُوال بَرائے سُوال کرنا کیسا ہے؟[1]

جواب: سُوال بَرائے سُوال کرنا فضول کام ہے، فضول سُوال کرنے کے بجائے عِلمی سُوال کیا جائے جس سے کسی کے علم میں فائدہ ہو۔[2] کئی سُوالات ایسے بھی کیے جاتے ہیں جو اَصلاً سُوال بنتے ہی نہیں۔ لوگ پھر بھی اپنے مزے کے لیے اِس طرح کے سُوالات کرتے ہیں۔ اب اِس طرح کے سُوالات کرنے والوں کی نیّت کیا ہوتی ہے یہ اللہ پاک ہی بہتر جانتا ہے۔ (اس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) بسا اوقات خود ہمارے اپنے ایسے مَسائل ہوتے ہیں جن کی طرف ہماری توجہ نہیں ہوتی کہ ان کا حل معلوم کرلیا جائے، یوں ہی کئی عبادات ایسی ہیں جن کا ہمیں علم نہیں ہوتا، ان کے بارے میں سُوال کرنا زیادہ بہتر ہے، سُوال کرنے سے علم میں مزید ترقی بھی ہوتی ہے۔

عالِم اور صوفی میں فرق

سوال: عالِمِ دِین اور صوفی میں کیا فرق ہے؟

جواب: عالِم کی تعریف تو کتابوں میں ملتی ہے[3] مگر جہاں تک صوفی کی تعریف کا تعلّق ہے تو کتابوں میں اس کی تعریف

1 ...... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

2 ...... سوال کرنا علم حاصل ہونے کا ایک بہت بڑا ذَریعہ ہے چنانچہ رَسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظیم ہے: علم خزانے ہیں اور اِن خزانوں کی چابی سوال کرنا ہے تو تم سوال کرو، اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے، کیونکہ سوال کرنے کی صورت میں چار لوگوں کو اجر دیا جاتا ہے: (1) سوال کرنے والے کو (2) سکھانے والے کو (3) سننے والے کو (4) ان سے محبت رکھنے والے کو۔ (الفقیہ و المتفقہ، باب فی السؤال و الجواب وما یتعلّق بھما... الخ، ۲/ ۶۱، حدیث: ۶۹۳) ایک اور حدیثِ پاک میں اِرشاد فرمایا: اچھا سوال کرنا نصف علم ہے۔ (معجم اوسط، باب المیم، من اسمہ محمد، ۵/ ۱۰۸، حدیث: ۶۷۴۴) البتہ کثرتِ سوال اور فضول سوالات کرنے کی حدیثِ پاک میں ممانعت ہے چنانچہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم اس مُعاملے میں مجھے چھوڑ دو جس میں، مَیں تمہیں چھوڑ دوں۔ بے شک! تم سے پہلے لوگوں کو کثرتِ سوال اور اپنے نبیوں سے اِختلاف نے ہلاک کر دیا۔ پس جب میں تمہیں کسی چیز سے منع کروں تو اُس سے بچو اور جب کسی بات کا حکم دوں تو اُسے اپنی طاقت کے مطابق بجالاؤ۔ (بخاری، کتاب الاعتصام، باب الاقتداء بسنن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۴/ ۵۰۲، حدیث: ۷۲۸۸)

3 ...... اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: عالِم کی تعریف یہ ہے کہ عقائد سے پورے طور پر آگاہ ہو اور مُستقِل (یعنی ان عقائد پر مضبوطی کے ساتھ قائم بھی) ہو اور اپنی ضَروریات (پیش آنے والے مسائل) کو (اسلامی) کتاب سے نکال سکے بغیر کسی کی مدد کے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۵۸)

www.dawateislami.net

کہیں پڑھی نہیں۔ البتہ جو شخص شریعت کا پابند ہوتا ہے اسے صوفی کہا جاتا ہے۔ ہمارے عُرف میں بعض جاہلوں کو بھی صوفی کہہ دیتے ہیں حالانکہ ان کی داڑھی بھی مکمل نہیں ہوتی۔ صوفی ہونے کے لیے عوام میں نیک مشہور ہونا شرط نہیں ہے، جو نیک ہے وہ صوفی بھی ہو ضروری نہیں۔ ہاں ولی کے لیے عالِم ہونا شرط ہے۔ اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کو صوفی کہنے میں حرج نہیں ہے۔ موجودہ زمانے میں مذہبی لوگوں کو بھی صوفی کہا جاتا ہے، بیرونِ ملک میں دعوتِ اسلامی کے اسلامی بھائیوں کو صوفی کہا جاتا ہے، اس کا تجربہ نگرانِ شوریٰ کو ہوگا یہ بیرون ملک جاتے رہتے ہیں۔ (اِس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) آپ نے بجا فرمایا ہے، دعوتِ اسلامی کو بیرون ملک میں نیکی کی دعوت دینے اور اچھا سلوک کرنے کی بنا پر صوفی کہا جاتا ہے۔ جب ہم نیکی کی دعوت دینے کے لیے انہیں اپنے قریب بلاتے ہیں تو وہ لوگ ہمارے قریب آجاتے ہیں، ہم سے نیکی کی دعوت سنتے اور اسے قبول بھی کرتے ہیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰه کافی لوگ دائرۂ اِسلام میں بھی داخل ہو جاتے ہیں۔ (اِس موقع پر مفتی صاحب نے فرمایا:) دَر اَصل تصوف کی مختلف تعریفات کی گئی ہیں، جو ان تعریفات پر کھرا اُترتا ہے مثلاً جس کا ظاہر کے ساتھ ساتھ باطن بھی اس طرح پاک ہو کہ اس کے دِل میں کسی کے لیے بُغض وکینہ وغیرہ نہ ہو تو اسے صوفی کہا جاتا ہے۔

کسی کے تجسس میں پڑنا کیسا؟

سوال: لوگ ایک دوسرے کی جاسوسی میں لگے ہوتے ہیں، کیا یہ دُرست ہے؟ (عبد الکریم، اسٹریلیا)

جواب: ایک دوسرے کی جاسوسی میں لگے رہنا شرعاً منع ہے، اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: ﴿اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًاؕ﴾[1] ترجمۂ کنزالایمان: بے شک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے اور عیب نہ ڈھونڈو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔ (اِس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) دُنیا کا کوئی بھی شخص یہ نہیں چاہے گا کہ اس کے ذاتی مُعاملات میں کوئی دوسرا شخص دَخل اندازی کرے۔ کچھ لوگ عوام کے لیے پیشوا کی حیثیت رکھتے ہیں، لوگ ان کی زندگی کے تمام مُعاملات کی جاسوسی میں لگے رہتے ہیں کہ وہ کس طرح کھاتے، پیتے، سوتے اور جاگتے ہیں؟ بسا اوقات ان شخصیات میں سے کوئی شخصیت اپنے گھر والوں کے ساتھ ہوتی ہے تو وہاں پر بھی لوگ اس کی جاسوسی کرنا نہیں چھوڑتے، ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

1 ......پ۲۶، الحجرات:۱۲۔

سڑک پر گھومنے والے بچوں سے مہنگے دام میں چیز خریدنا کیسا؟

سوال: بعض جگہ چھوٹے چھوٹے بچے چیزیں فروخت کر رہے ہوتے ہیں مثلاً ایک چیز بازار میں 30 روپے کی ہے تو وہ اسی چیز کو 50 روپے میں فروخت کر رہے ہوتے ہیں، کچھ لوگ ان سے پیار و محبت میں 30 والی چیز 100 روپے میں بھی خرید لیتے ہیں جبکہ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ یہ چیز تو 30 روپے کی ہے اور تم 50 روپے کی فروخت کر رہے ہو، اس پر ان سے بحث کرنا شروع کر دیتے ہیں، یہ اِرشاد فرمادیجئے کہ ہمارا ان بچوں کے ساتھ خرید و فروخت کا مُعاملہ کیسا ہونا چاہیے؟

جواب: اس طرح کی چیزیں فروخت کرنے والے عموماً غریب نہیں ہوتے بلکہ آج کے دَور میں یہ بھیک مانگنے کا اسٹائل ہے۔ یہ لوگ پروفیشنل ہوتے ہیں، پہلے یہ لوگ ایک روپے کی ماچس بیچا کرتے تھے اور لوگ ان کی غربت دیکھ کر 10 یا 20 روپے میں اس ایک روپے کی ماچس کو خریدا کرتے تھے۔ بعض بھکاری اپنی جھوٹی معذوری کو تحریر کر کے ایک کاغذ تیار کر لیتے ہیں، پھر اس کاغذ کو دِکھادِکھا کر لوگوں سے بھیک لیتے ہیں۔ یہ World سطح پر بھکاری مافیا کہلاتی ہے۔ بہر حال اگر کسی کی اپنی 30 روپے میں خریدی ہوئی چیز ہے اور وہ بغیر دھوکا دیئے اس چیز کو 50 روپے میں فروخت کر رہا ہے اس بارے میں کلام نہیں ہے۔

آنکھیں بند کر کے دُعا مانگنا کیسا؟

سوال: کیا آنکھیں بند کر کے دُعا مانگ سکتے ہیں؟

جواب: دُعا میں آنکھیں بند کرنا منع نہیں ہے۔ آنکھیں بند کر کے اگر دُعا مانگنے میں خشوع و خضوع حاصل ہوتا ہے تو آنکھیں ضَرور بند کرنی چاہئیں۔

منہ بولی بہن سے نکاح کا حکم

سوال: کیا منہ بولی بہن سے نکاح ہو سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں! منہ بولی بہن سے نکاح ہو سکتا ہے جبکہ کوئی اور وجہ نکاح حرام ہونے کی نہ پائی جائے۔ صرف منہ بولی بہن کہنے سے وہ حقیقتاً بہن نہیں بن جاتی۔

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	علاج کے نام پر کھانے پینے کی چیزوں کو ضائع کرنا کیسا؟	5
اچھے بچوں کی خصوصیات	1	دینِ اِسلام میں حدیثِ پاک کی اَہمیت	6
بچوں کی اچھی تَربیت کرنی چاہیے	2	بغداد میں کتنے مزارات ہیں؟	6
دُکھتی آنکھ کا پانی ناقِضِ وُضو ہے	2	فضول سُوال کرنا کیسا؟	7
وُضو کی نیتیں	2	عالِم اور صوفی میں فرق	7
اذان میں انگوٹھے چومنا کیسا؟	3	کسی کے تجسس میں پڑنا کیسا؟	8
نماز کی فرضیت کا اِنکار کُفر ہے	4	سڑک پر گھومنے والے بچوں سے مہنگے دام میں چیز خریدنا کیسا؟	9
روزہ دار کا Drip لگوانا کیسا؟	5	آنکھیں بند کر کے دُعا مانگنا کیسا؟	9
دَورانِ طواف باتیں کرنا کیسا؟	5	منہ بولی بہن سے نکاح کا حکم	9

ماخذ و مراجع

کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفی	مطبوعات
قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
روح البیان	مولی الروم شیخ اسماعیل حقی بروسی، متوفی ۱۱۲۷ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
معجم اوسط	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
مسند ابی یعلی	ابو یعلیٰ احمد بن علی موصلی، متوفی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
احیاء علوم الدین	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۱۴۲۰ھ
حلبی کبیر	علامہ محمد ابراہیم بن حلبی، متوفی ۹۵۶ھ	مکتبہ درِ سعادت
الفقیہ و المتفقہ	ابو بکر احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی، متوفی ۴۶۲ھ	دار ابن الجوزی، ۱۴۲۸ھ
درمختار	علاؤ الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
رد المحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت	مفتی اعظم ہند محمد مصطفیٰ رضا خان، متوفی ۱۴۰۲ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ
فتاویٰ اہلِ سنّت، (قسط 9)	دار الافتاء اہلِ سنّت	مکتبۃ المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مدنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''غورِ فکر'' کے ذریعے **مدنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مدنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَاللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ''**مدنی انعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''**مدنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَاللہ۔

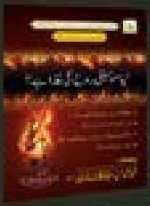

MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92   0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net